وَاعْلَمُوْا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی

الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰہُ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (الانفال، آیت ۴۱)

© rasailojaraid.com

قرآن حکیم کا دسواں پارہ "وَاعْلَمُوْٓا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور اسی نام سے موسوم ہے۔ اس میں اولاً سورۃ الانفال کی بقیہ پینتیس ۳۵ آیات شامل ہیں اور اس کے بعد سورۃ التوبہ کا آغاز ہوتا ہے جس کی ترانوے ۹۳ آیات اس پارے میں شامل ہیں۔ سورۃ الانفال میں قتال فی سبیل اللہ کا مضمون پچھلے پارے سے چلا آ رہا تھا جس کا ہدف مقرر کیا گیا تھا ان الفاظِ مبارکہ سے کہ "وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ" (الانفال: ۳۹) کفار سے جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ فرو ہو جائے اور دین کُل کا کُل صرف اللہ کے لیے ہو جائے۔ یعنی انسانی زندگی اپنی تمام تفصیلات سمیت اللہ کی اطاعت کے تحت آ جائے۔ اس پارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا کہ آپ اہلِ ایمان کو قتال کی تحریض دلائیں انہیں ترغیب دیں۔ "یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ" (الانفال: ۶۵) یعنی اے نبیؐ اہلِ ایمان کو قتال پر راغب فرمایئے انہیں قتال فی سبیل اللہ پر ابھاریئے۔

اس سورۃ کے اختتام پر ایمانِ حقیقی کی تعریف کا دوسرا جزو آیا ہے۔ "وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

© rasailojaraid.com

هَاجَرُوا وَجٰهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا (الانفال:۷۴)
"اور وہ لوگ جو ایمان لاتے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ کہ جنہوں نے انہیں پناہ دی اور ان کی مدد کی، یہ ہیں اصل مومن، حقیقی مومن" گویا کہ ایک حقیقی مومن کی جامع اور مانع تعریف اس سورۂ مبارکہ میں دو حصوں میں ہو کر آئی، پہلے حصے میں ایمان کے داخلی ثمرات ایمان کی قلبی کیفیات، عبادات کے ساتھ صرف اللہ پر توکل اور دوسرے حصے میں جہاد فی سبیل اللہ، ہجرت اور قتال فی سبیل اللہ۔ ان دونوں کو جمع کیا جائے تو ایک بندۂ مومن کی شخصیت کی پوری تصویر مکمل ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد سورۃ التوبہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کا نام سورۂ "براءۃ" بھی ہے، اس لیے کہ اس کا آغاز ہی اس لفظ سے ہوتا ہے۔ اس کی ابتدا ہی میں وہ آیات وارد ہوئی ہیں کہ جن کے ذریعے مشرکینِ عرب سے اعلانِ براءۃ کر دیا گیا یہ درحقیقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کا اندرونِ ملکِ عرب کی حد تک تکمیلی مرحلہ ہے۔ اسی سورۂ مبارکہ میں وہ عظیم آیت وارد ہوئی ہے کہ: هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (التوبہ:۳۳) "وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو الہدیٰ یعنی قرآن مجید اور دینِ حق دے کر تاکہ غالب کرے اس کو پورے کے پورے دین پر۔ یہ ہے بعثتِ محمدیؐ کی اصل غرض و غایت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس مشن کو جزیرہ نمائے عرب کی حد تک بہ نفسِ نفیس مکمل فرمایا چنانچہ آپ کی تیئس سالہ محنت و مشقت اور جدّ و جہد کا جو تکمیلی مرحلہ ہے اندرونِ ملکِ عرب کی حد تک اس سورۂ مبارکہ میں اس کا ذکر بھی ہے، چنانچہ غزوۂ حنین کا ذکر بھی ہے کہ جو فتح مکہ کے بعد مشرکین عرب کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آخری مدافعت تھی، اور جس کے بعد پورے جزیرہ نمائے عرب میں کوئی طاقت ایسی نہ رہی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں مزاحم ہو سکتی ہو۔ چنانچہ اگلے ہی سال سنہ ۹ ہجری میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلۂ حج کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت میں روانہ فرما چکے تھے، اس سورۂ مبارکہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا جنہوں نے آپؐ کے ذاتی نمائندے کی حیثیت سے اجتماع

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

حج میں ان آیات کو پڑھ کر سنایا اور اعلان کر دیا کہ اشہرِ حرم کے خاتمے کے بعد جزیرہ نمائے عرب کے مشرکین کا قتلِ عام شروع ہو جائے گا: "فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ" (التوبۃ: ۵) "جب یہ محترم مہینے ختم ہو جائیں تو مشرکین کو ختم کرو جہاں کہیں پاؤ"۔ یہ درحقیقت اس سنت اللہ کی تکمیل تھی کہ رسولوں کے انکار کے بعد جن قوموں کی طرف رسولوں کو بھیجا جاتا ہے ان کے ساتھ رعایت نہیں کی جاتی۔ ان پر عذاب استیصال نازل ہوتا ہے۔ کبھی عذاب آسمان سے نازل ہوتا ہے، کبھی وہ ان کے قدموں کے تلے زمین سے پھٹ کر نکلتا ہے اور کبھی وہ اہلِ ایمان کی تلواروں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

ساتھ ہی اس سورۂ مبارکہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت یا بالفاظِ دیگر انقلابِ محمدی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا جو بین الاقوامی دور ہے اس کے آغاز کا ذکر ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے فوراً بعد اطراف و جوانبِ عرب میں جو ملوک و سلاطین تھے سب کو دعوتی خطوط بھیجے تھے۔ ان دعوتی خطوط میں سے ایک خط حضرت حارث بن عمیرؓ شرحبیل بن عمرو رئیس شام کے نام لے کر گئے تھے۔ حضرت حارث بن عمیرؓ کو اس رئیس شام نے قتل کر دیا۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کے لیے ایک فوج بھیجی۔ یہ تین ہزار کا لشکر تھا جس کا مقابلہ شرحبیل بن عمرو کی ایک لاکھ کی فوج سے ہوا۔ یہ جنگِ موتہ کہلاتی ہے جو جمادی الاولیٰ ۸ھ میں واقع ہوئی۔ اگرچہ تین ہزار کی مختصر سی نفری کا ایک لاکھ کے لشکر کے ساتھ کوئی مقابلہ بنتا نہ تھا، لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی ہی حکمت کے ساتھ مسلمان فوج کو کفار کے نرغے سے نکال لائے۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کا سفر اختیار فرمایا۔ آپؐ تین ہزار جاں نثاروں کے ساتھ شام کی سرحد تک پہنچے اور بیس دن تک آپؐ نے وہاں قیام فرمایا۔ ہرقل اگرچہ قریب ہی موجود تھا اور اس کے پاس لاکھوں کی فوج موجود تھی لیکن وہ مقابلے پر نہ آسکا۔ اور پورے علاقے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب و دبدبہ قائم ہو گیا۔

الغرض اس سفرِ تبوک کے ذریعے، جس کی تفصیلات سورۃ التوبہ میں وارد ہوئی ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ میں دعوت و انقلاب اسلامی کے بین الاقوامی دور کا آغاز ہو گیا۔

© rasailojaraid.co

اقامت صلوٰۃ قرآن حکیم کا موکد ترین حکم ہے

اور اس موضوع پر بے شمار چھوٹی اور بڑی کتابیں تحریر کی گئی ہیں

اس ضمن میں حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب

اِقامتُ الصَّلوٰۃ

ترتیب و تالیف :

پروفیسر محمد صدیق بن محمد یوسف

"بقامت کہتر و بے بقیمت بہتر" کا مصداق قرار دی جا سکتی ہے

جس میں طہارت اور وضو کے مسائل' نماز سے متعلق اصطلاحات کی تعریفیں اور ان کے شرعی احکام' نماز کی اہمیت کے بارے میں چند آیات قرآنی اور احادیث نبوی' نماز کے فرائض' واجبات' سنن اور مستحبات کی تفصیل' حقیقت صلوٰۃ اور ارکان اسلام کے مقاصد جیسے اہم موضوعات شامل ہیں ---- مزید بر آں وضو اور ارکان اسلام کی سائنسی توجیہات اس کتاب کا امتیازی موضوع ہے۔

کتاب کی فروخت سے ہونے والی آمدنی مدرسہ اشرفیہ حفظ القرآن اوگی (ضلع مانسہرہ) کے لئے وقف ہے۔

○ سفید کاغذ ○ کمپیوٹر کمپوزنگ ○ عمدہ طباعت ○ دیدہ زیب ٹائٹل

○ صفحات : ۱۱۲ ○ قیمت : ۳۰ روپے (طلبہ اور تاجر حضرات کیلئے ۲۰ روپے)

ملنے کے پتے :

۱۔ صدیق میڈیکوز' اوگی (ضلع مانسہرہ) ' فون : 48 اور 101

۲۔ میجر (ر) محمد محمود احمد' مکتبہ دار السالکین' A-16 نثار روڈ' لاہور کینٹ

فون : 373964

© rasailojaraid.com